جنرل ' 10 مارچ 2020

کنونشن آن دی
ایلیمینیشن آف آل فارمز آف ڈیس کریمینیشن
آگینسٹ وومن

Convention on the Elimination of All Forms of Discrimination against Women

خواتین سے متعلق تمام اقسام کی امتیازی سلوک کے خاتمے کا معاہدہ

خواتین کے خلاف امتیازی سلوک کے خاتمے سے متعلق کمیٹی:

پاکستان کی پانچویں پیریاڈک رپورٹ پر اختتامی / حتمی جائزہ:

1) کمیٹی نے 12 فروری 2020ء کو اپنی منعقدہ 1751 ویں اور 1752 ویں اجلاسوں میں پاکستان کی پانچویں پیریاڈک رپورٹ پر غور کیا۔ پری سیشن ورکنگ گروپ کے ذریعے اٹھائے جانے والے مسائل اور سوالات کی فہرست CEDAW/C/PAK/Q/5 پر مشتمل ہے اور پاکستان کے جوابات CEDAW/C/PAK/Q/5 میں موجود ہیں۔

الف) تعارف

2) کمیٹی ریاستی پارٹی کی پانچویں پیریاڈک رپورٹ جمع کرانے کو سراہتی ہے یہ کمیٹی کے گذشتہ اختتامی جائزے (CEDAW/C/PAK/CO/4/Add.1) پر ریاستی پارٹی کی پیروی (فالواپ) رپورٹ اور پانچویں پیریاڈک رپورٹ پر پری ورکنگ گروپ کے ذریعے اٹھائے گئے سوالات پر اس کے تحریری جوابات کی تعریف کرتی ہے۔ یہ وفد کی زبانی پیشکش اور مکالمے کے دوران کمیٹی کی طرف سے اٹھائے گئے سوالات کے جواب میں فراہم کردہ وضاحتوں کا خیر مقدم کرتی ہے۔

3) کمیٹی ریاستی پارٹی کے وفد کی تعریف کرتی ہے جو وزارت انسانی حقوق کی سیکرٹری رابعہ جاویری آغا کی سربراہی میں اور حکومت سندھ کی خواتین کی ترقی کا ادارہ' وزارت انسانی حقوق اور اقوام متحدہ کے دفتر میں پاکستان کی مستقل مشن اور جنیوا میں دیگر بین الاقوامی تنظیموں کے نمائندوں پر مشتمل تھا۔

ب) مثبت پہلو:

4) کمیٹی ریاستی پارٹی کی 2013ء میں چوتھی پیریاڈک رپورٹ میں قانون سازی میں اصلاحات کرنے کی پیش رفت اور خصوصاً درج ذیل توثیق کرنے کا خیر مقدم کرتی ہے:

الف) فوجداری قانونی (ترمیمی) (غیرت کے نام یا اس بہانے پر جرم) کا قانون اور فوجداری قانون (ترمیمی) (عصمت دری سے متعلقہ جرائم) کا قانون مجریہ 2016ء '

ب) جووینائیل جسٹس سسٹم ایکٹ / کمسنی کے نظام عدل کا قانون مجریہ 2018ء میں کمسن مجرموں کیلئے الگ پروگرام مرتب کیا گیا'

* کمیٹی نے اپنے 75 ویں اجلاس (10 تا 28 فروری 2020) میں اسے منظور کیا۔

20-03728 (E) 250320
2003728

Please recycle

ج) 2018ء کا ایکٹ / قانون نمبر XIII ' خواجہ سرا افراد (حقوق کا تحفظ) کا قانون' جو افراد کو ان کی صنفی شناخت کے حق کو تسلیم کرتا ہے اور خواجہ سرا اور بین صنفی افراد کے خلاف امتیازی سلوک اور ہراساں کرنے سے منع کرتا ہے'

د) الیکشن ایکٹ مجریہ 2017ء جو رائے دہندگان کے اندراج تک خواتین کی یکساں رسائی کو یقینی بنانا چاہتا ہے۔

ڈ) تیزاب اور جھلسنے کے جرائم کا قانون مجریہ 2018ء (ایسڈ اینڈ برن کرائم ایکٹ 2018ء) جو شکل کو بگاڑنے والے مادہ کے غلط استعمال کو جرم قرار دیتا ہے اور تیزاب اور جلنے والے متاثرین کے علاج' بحالی اور قانونی امداد اور تحفظ فراہم کرتا ہے۔

5) کمیٹی ریاستی پارٹی کی جانب سے اپنے تنظیمی اور پالیسی ڈھانچے میں بہتری لانے کی کوششوں کا خیر مقدم کرتی ہے جس کا مقصد خواتین کے ساتھ امتیازی سلوک کے خاتمے اور صنفی مساوات کو فروغ دینے کے عمل کو تیز کرنا ہے جیسے کہ مندرج ذیل اقدامات کو اپنانے یا ان پر عمل درآمد شامل ہے:

الف) 2016ء میں انسانی حقوق کے لئے قومی ایکشن پلان'

ب) 2015ء قومی انسانی حقوق کا کمیشن'

ج) 2018ء میں پاکستان کے لئے اقوام متحدہ کے پائیدار ترقیاتی تعاون کا فریم ورک'

6) کمیٹی اس حقیقت کا خیر مقدم کرتی ہے کہ ریاستی پارٹی نے 2016ء میں مسلح تصادم میں بچوں کی شمولیت سے متعلق بچوں کے حقوق سے متعلق کنونشن کے اختیاری پروٹوکول کی توثیق کی۔

ج) پائیدار ترقیاتی اہداف:

7) کمیٹی پائیدار ترقیاتی اہداف کیلئے بین الاقوامی حمایت کا خیر مقدم کرتی ہے اور معاہدے کے مطابق' پائیدار ترقی **2030**ء کے ایجنڈے کے نفاذ کے عمل میں قانونی اور حقیقی (بنیادی) صنفی مساوات کے حصول کا مطالبہ کرتی ہے۔ کمیٹی پانچویں (**5**) ہدف کی اہمیت اور باقی تمام **17** اہداف میں مساوات اور عدم تفریق کے اصولوں کے دھارے میں شامل ہونے کی یاد دہانی کراتی ہے۔ یہ ریاستی پارٹی سے خواتین کو پاکستان کی پائیدار ترقی کی محرک کی حیثیت سے تسلیم کرنے اور اس سلسلے میں متعلقہ پالیسیاں اور حکمت عملی اپنانے کی تاکید کرتی ہے۔

ڈ) پارلیمنٹ:

8) کمیٹی معاہدے کے مکمل نفاذ کو یقینی بنانے میں قانون سازی کے اہم کردار پر زور دیتی ہے (ملاحظہ کیجئے **A/65/38, part two, annex VI**) یہ قومی اور صوبائی اسمبلیوں کو دعوت دیتی ہے کہ وہ اپنے مینڈیٹ کے مطابق معاہدے کے تحت موجودہ اختتامی جائزے کے نفاذ اور ان کے مابین اگلی پیریاڈک رپورٹ پیش کرنے کے مابین ضروری اقدامات کریں۔

ڈ) خدشات اور سفارشات کے اہم حصے:

معاہدے / کنونشن سے الحاق کرنے پر ہونے والی اعلامیہ کی واپسی:

9) وفد کی جانب سے تفصیلی وضاحتوں کے باوجود' کمیٹی اس کنونشن / معاہدے سے الحاق کے بعد کئے گئے اعلان کو "حکومت اسلامی جمہوریہ پاکستان کی طرف سے اس معاہدے / کنونشن سے الحاق اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کے دفعات سے مشروط ہیں" کو واپس لینے میں ریاستی پارٹی کی ہچکچاہٹ کے بارے میں تشویش میں مبتلا ہے۔

10) کمیٹی اس بات پر زور دیتی ہے کہ ریاستی پارٹی کنونشن/معاہدے سے الحاق کے بعد کئے جانے والے اعلامیئے کی جلد واپسی کی طرف اپنی کوششوں کو تیز/مضبوط کرے۔

ڈ) اختیارات کی منتقلی:

11) کمیٹی آئین میں اٹھارویں ترمیم (2010) کا ریاستی پارٹی کے مجموعی نظم ونسق اور معاہدے میں شامل حقوق پر اس کے اثرات کے حوالے سے تشویش کا اظہار کرتی ہے۔ یہ نوٹ کرتی ہے کہ اختیارات اور خواتین کی ترقی سے متعلق پالیسی سازی کے اختیارات وفاق سے صوبوں کو منتقلی' معاہدے / کنونشن پر مربوط اور مستقل انداز میں عمل درآمد پر ریاستی پارٹی کو مشکلات درپیش ہوسکتی ہے۔

12) اپنے گذشتہ اختتامی جائزے **(CEDAW/C/PAK/CO/4,para.12)** کی یاد دہانی کرتے ہوئے کمیٹی وفاقی حکومت کی ذمہ داری کی نشان دہی کرتی ہے کہ وہ معاہدے پر مکمل طور پر عمل درآمد کو یقینی بنانے کے لئے صوبائی حکومتوں کی رہنمائی کرے' کہ ریاستی پارٹی معاہدے / کنونشن پر مستقل انداز میں عمل درآمد کو یقینی بنانے کیلئے ایک مربوط اور منظم نظام وضع کرے۔

خواتین اور امن وسلامتی:

13) کمیٹی اقوام متحدہ کے مختلف امن مشنوں میں 24 خواتین امن فوجیوں کی تعیناتی اور اقوام متحدہ کے امن مشنوں میں خدمات سرانجام دینے کے لئے پہلی آل پاکستان وومن انگیج منٹ ٹیم کی تعیناتی کی تعریف کرتی ہے۔ تاہم کمیٹی خواتین اور امن وسلامتی سے متعلق سلامتی کونسل کی قرارداد 1325 (2000) پر عمل درآمد کے لئے قومی ایکشن پلان کی عدم دستیابی سے پریشان ہے۔ ریاستی پارٹی کی قومی اور بین الاقوامی امن کوششوں کے عمل میں خواتین کی شرکت کے باوجود' تنازعات کی روک تھام اور صلح سازی کے عمل کے ساتھ ساتھ عبوری انصاف اور قومی مفاہمت کے عمل میں خواتین کی کم نمائندگی ہے۔

14) کمیٹی سفارش کرتی ہے کہ ریاستی پارٹی مختلف صوبوں سے تعلق رکھنے والی خواتین کی سماجی تنظیموں کے نمائندوں کے تعاون سے سلامتی کونسل کی قرارداد **1325 (2000)** کے نفاذ کے لئے قومی ایکشن پلان بنائیں اور اس پلان کو یقینی بنانے کے لئے:

الف) خواتین اور امن وسلامتی سے متعلق سلامتی کونسل کے ایجنڈے کے مکمل موضوعات پر غور کریں جیسا کہ کونسل کی قراردادوں میں واضح کیا گیا ہے **,1325 (2000) 1820 (2008), 1888 (2009), 1889 (2009), 1960 (2010), 2106 (2013), 2122 (2013), 2242 (2015), 2467 (2019) and 2493 (2019);**

ب) کنونشن/معاہدے سے مطابقت رکھتے ہوئے حقیقی مساوات کا ایک نمونہ شامل کرتا ہے جس کا اثر خواتین سے متعلق تمام پہلوؤں پر پڑے گا اور وہ اس میں خواتین کے خلاف صنف پر مبنی تشدد اور خواتین کے خلاف امتیازی سلوک اور خواتین کے خلاف ایک جیسے مختلف نوعیت کے امتیازی سلوک شامل ہیں خاص طور پر معذور خواتین' احمدی' عیسائی' دلت' ہندو' روما' شیڈی اور سکھ خواتین اور لڑکیاں'

ج) امن' عبوری انصاف' مفاہمت کے عمل' خاص طور پر قومی ایکشن پلان کی وسعت اور ان کے نفاذ کے سلسلے میں' نسلی اور مذہبی اقلیتوں سے وابسطہ افراد سمیت خواتین کی شرکت کو یقینی بنانا'

د) صنف پر مبنی بجٹ کو یکجا کرنا اور اس کے نفاذ کے لئے باقاعدہ نگرانی کے اشاروں (دلیل/پیمانہ) کا تعین کرنا اور احتساب کے طریقہ کار (نظام) کو فراہم کرنا ہے۔

خواتین کے خلاف امتیازی سلوک کی تعریف

15) کمیٹی وفد کے توسط سے فراہم کردہ معلومات کا خیر مقدم کرتے ہوئے یہ نوٹ کرتی ہے کہ ریاستی پارٹی خواتین اور لڑکیوں کے خلاف امتیازی سلوک کی تعریف کو وسعت دینے کے لئے آئین کے آرٹیکل 25 میں ترمیم کے عمل سے گزر رہی ہے تاہم اسے کنونشن/معاہدے کے آرٹیکل نمبر 1 کے مطابق خواتین کے خلاف امتیازی سلوک کی جامع تعریف کی عدم موجودگی پر تشویش ہے۔

16) کمیٹی معاہدے/ کنونشن کے آرٹیکل نمبر 1 اور 2 کے تحت' معاہدے/ کنونشن کے مطابق ریاستی پارٹیوں کی بنیادی ذمہ داریوں کے حوالے سے مجموعی سفارش نمبر 28 (2010) اور پائیدار ترقیاتی اہداف کے 5.1 ہدف' ہر جگہ خواتین اور لڑکیوں کے خلاف امتیازی سلوک کے خاتمے پر ریاستی پارٹی کو سفارش کرتی ہے کہ:

الف) آئین کے آرٹیکل نمبر 25 میں ترمیم کریں اور بغیر کسی تاخیر کے آئین میں خواتین کے خلاف امتیازی سلوک کی ایک جامع تعریف کو اپنائیں جس میں امتیازی سلوک کی تمام بین الاقوامی سطح پر تسلیم شدہ ممنوعہ بنیادوں کا احاطہ کیا گیا ہو اور سرکاری اور نجی دونوں شعبوں میں براہ راست امتیازی سلوک بشمول امتیازی سلوک کی (ایک جیسی مختلف نوعیت والی شکلیں) محرکاتی شکلیں شامل کرنا'

ب) اس بات کو یقینی بنائیں کہ خواتین کے ساتھ امتیازی سلوک کی پابندی کرنے والی قانون سازی' مناسب عملداری کا طریقہ کار اور پابندیوں کا نفاذ مہیا کریں۔

معاہدے/ کنونشن کی نموداری/ پرچار

17) کمیٹی ہیومن رائٹس انفارمیشن مینجمنٹ سسٹم کا اجرا اور اس کے اطلاق کا خیر مقدم کرتی ہے جس کے تحت صوبائی حکومتیں خواتین اور لڑکیوں سے متعلق انسانی حقوق کی ذمہ داریوں کے نفاذ اور نگرانی کی ذمہ دار ہیں تاہم کمیٹی تشویش کے ساتھ نوٹ کرتی ہے کہ ریاستی پارٹی میں عام لوگوں اور آئینی ماہرین کے مابین معاہدے/ کنونشن' اختتامی جائزے اور عمومی سفارشات نیز ایسے مقدمات کی عدم موجودگی جس میں کنونشن کے حوالے سے عدالت میں اپیل کی گئی ہو' کے بارے میں محدود پرچار اور آگاہی کی کمی ہے۔

18) کمیٹی سفارش کرتی ہے کہ ریاستی پارٹی:

الف) میڈیا اور سول سوسائٹی کے اشتراک سے معاہدے کے بارے میں شعور اجاگر کرے' خصوصاً حقیقی مساوات کے تصور پر زور دینے کے حوالے سے۔

ب) ججوں' استغاثہ' وکلاء اور قانون نافذ کرنے والے دیگر عہدیداران کے لئے قانونی تربیت اور صلاحیت میں اضافے کے پروگراموں کو تقویت دینا اور اس بات کو یقینی بنانا کہ کنونشن' اختیاری پروٹوکول' کمیٹی کی عمومی سفارشات اور انفرادی طور پر رابطہ کے ذریعے اُن کی رائے اور تفتیش سے حاصل کردہ نتائج کو منظم تربیت کا لازمی جزو بنایا جائے تاکہ تربیت حاصل کرنے والوں کو کنونشن کی دفعات کو براہ راست نافذ کرنے یا کنونشن کے مطابق قومی قانون سازی کی تشریح کرنے کے قابل بنائے۔

انصاف تک رسائی:

19) کمیٹی خواتین اور لڑکیوں کے لئے انصاف تک رسائی بڑھانے کے لئے ریاستی پارٹی کی کوششوں کی خیر مقدم کرتی ہے یہ 2017ء میں لاہور ہائی کورٹ میں صنف پر مبنی تشدد کی پہلی عدالت کے قیام' جس نے خواتین کے خلاف صنف پر مبنی تشدد سے متعلق 123 مقدمات نمٹائے اور پنجاب کے ضلعی ہیڈکوارٹرز میں 16 فیملی عدالتوں کے قیام کا خیر مقدم کرتی ہے۔ کمیٹی یہ نوٹ کرتی ہے کہ متبادل تنازعات کے حل کا قانون مجریہ 2017ء میں متوازی قانونی نظام اور غیر رسمی تنازعات کے حل کا نظام جن میں جرگے اور پنچائتیں شامل ہیں کو باضابطہ طور پر تسلیم کیا گیا ہے اور عدالتی اور انتظامی نقطہ نگاہ سے عدالتی نظام کے تحت کر دیا گیا ہے کمیٹی کو تشویش ہے کہ یہ نظام خواتین اور لڑکیوں کے ساتھ امتیازی سلوک کر سکتا ہے اسے یہ بھی خدشہ ہے کہ یہ خواتین اور لڑکیوں کو اُن کے حقوق کے بارے میں محدود آگاہی کے ساتھ ساتھ انصاف تک رسائی میں مادی اور معاشی رکاوٹوں کا باعث بنے۔

20) اپنے آخری اختتامی جائزے (CEDAW/C/PAK/CO/4)، پیرا نمبر 16) اور خواتین کی انصاف تک رسائی کے بارے میں اس کی عمومی سفارش نمبر 33(2015) کا تذکرہ کرتے ہوئے کمیٹی سفارش کرتی ہے کہ ریاستی پارٹی:

الف) اس بات کو یقینی بنائے کہ متوازی نظام عدل اور غیر رسمی تنازعات کے حل کے طریقہ کار کنونشن کے مطابق ہوں اور خواتین کے ساتھ امتیازی سلوک نہ کریں،

ب) خواتین کے حقوق کی خلاف ورزی کی مذمت کرتے وقت غیر رسمی تنازعات کے حل کے نظام (طریقہ کار) پر عدالتی حل کو ترجیح دینے کیلئے عام لوگوں میں شعور اجاگر کریں،

ج) خواتین اور لڑکیوں کیلئے انصاف تک رسائی میں حائل مادی اور ماحول کی پیدا کردہ رکاوٹوں اور رابطہ کاری کی رکاوٹوں اور معاشی رکاوٹوں کو دور کرنے کے لئے جدید اور قابل رسائی ٹیکنالوجی کی دستیابی کو یقینی بنائیں اور سماجی تنظیموں اور خواتین کی انجمنوں کے تعاون سے خواتین اور لڑکیوں کو ان کے حقوق کے بارے میں شعور اُجاگر کرنے اور ان کو حاصل ہونے والے مداوا (تلافی) کے بارے میں میڈیا بشمول سوشل میڈیا (سماجی رابطہ) کا استعمال،

د) مناسب انسانی، تیکنیکی اور مالی وسائل کیلئے رقم کی تفویض اور ججوں، استغاثہ، وکلاء، پولیس افسران اور قانون نافذ کرنے والے دیگر عہدیداران کے لئے خواتین کے حقوق اور صنفی مساوات کے بارے میں باقاعدہ صلاحیت بڑھانے کی تربیت کے ذریعے عدالتی نظام کو مضبوط بنائیں،

خواتین کی ترقی کیلئے قومی کل پرزے (نظام):

21) کمیٹی انسانی حقوق انفارمیشن مینجمنٹ سسٹم کے اجراء اور چلانے پر ریاستی پارٹی کو سراہتی ہے یہ خواتین کی صورتحال سے متعلق قومی کمیشن کے کام کی مزید تعریف کرتی ہے تاہم اسے یہ تشویش لاحق ہے کہ جب سے آئین میں اٹھارویں ترمیم اور خواتین کے حقوق کے شعبے میں اختیارات کی منتقلی اختیار کی گئی خواتین کی ترقی کے مقصد کے لئے پالیسیوں میں انضمام اور ہم آہنگی کے سلسلے میں نظم ونسق کے مسائل بدستور موجود ہیں۔ صوبائی کمشنوں اور خواتین کی ترقی کے محکموں کی صلاحیت اور مختص کئے گئے وسائل کے بارے میں کمیٹی کو تشویش ہے کہ صوبائی کمشنوں اور خواتین کی صورتحال سے متعلق قومی کمیشن کو خواتین کے حقوق اور صنفی مساوات کو فروغ دینے کے لئے اور اپنے وسیع مینڈیٹ کو پورا کرنے کے لئے محدود انسانی اور مالی وسائل کی کمی کہیں اُن کے کام یعنی ارتباط اور خواتین کی ترقی میں رکاوٹ نہ بنے۔

22) پائیدار ترقیاتی اہداف کے ہدف نمبر 5.9 کو مدنظر رکھتے ہوئے اور اس کے اختتامی جائزے (CEDAW/C/PAK/CO/4، پیرا نمبر 18) کا ذکر کرتے ہوئے کمیٹی کنونشن پر مکمل عمل درآمد کے لئے وفاق پر اس کے علاقے بشمول صوبائی سطح پر اس کو یقینی بنانے کے لئے زور دیتی ہے یہ سفارش کرتی ہے کہ ریاستی پارٹی:

الف) ہیومن رائٹس مینجمنٹ سسٹم کی موجودگی اور اس کے افعال کے بارے میں خصوصاً سماجی تنظیموں کے مابین شعور بیدار کریں اور اس تک رسائی کو یقینی بنائیں،

ب) اس امر کو یقینی بنائیں کہ اختیارات کی منتقلی زندگی کے تمام شعبوں میں خواتین کی ترقی پر منفی طور پر اثر انداز نہ ہو۔ اور یہ کہ وفاقی ادارہ جیسے خواتین کی صورتحال سے متعلق قومی کمیشن صنفی مساوات کی پالیسیوں اور پروگراموں کی تشکیل اور نفاذ کو موثر طریقے سے مربوط اور نگرانی کرنے کے لئے مکمل طور پر تیار ہیں اور ریاستی پارٹی کے پورے علاقے میں ترقیاتی حکمت عملیوں میں خواتین کے حقوق کو ترجیح دی گئی ہے،

ج) کوڈ آف سول پروسیجر (ایکٹ دی آف 1908) میں اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے ترمیم کریں کہ خواتین کی صورتحال سے متعلق قومی کمیشن کی سفارشات کو متعلقہ قانون سازی، پالیسیوں اور پروگراموں کی تشکیل میں توجہ دی گئی ہے؛

د) بین الصوبائی رابطوں کے طریقہ کار کو ادارہ جاتی بنائیں اور صوبائی کمشنوں اور خواتین کے ترقیاتی محکموں کو مناسب انسانی، تکنیکی اور مالی وسائل مختص کریں؛

ڈ) اس بات کو یقینی بنائیں کہ خواتین کی صورتحال سے متعلق قومی کمیشن کے پاس اپنے مینڈیٹ کی تکمیل کیلئے مناسب انسانی، تیکنیکی اور مالی وسائل موجود ہوں؛

انسانی حقوق کا قومی ادارہ:

23) کمیٹی کو تشویش ہے کہ انسانی حقوق کے لئے قومی کمیشن ابھی تک انسانی حقوق کے فروغ اور تحفظ کیلئے قومی ادارہ کی حیثیت سے متعلق اصولوں کے مطابق نہیں ہے (پیرس اُصول)

24) کمیٹی سفارش کرتی ہے کہ ریاستی پارٹی:

الف) اس بات کو یقینی بنائیں کہ قومی کمیشن برائے انسانی حقوق پیرس اصولوں کے عین مطابق ہو؛

ب) کمیشن کے مینڈیٹ کو تقویت بخشیں اور اسے خواتین کے حقوق سے متعلق خلاف ورزیوں سے متعلق شکایات کی تفتیش کے قابل بنائیں؛

ج) ریاستی پارٹی کے پورے علاقے میں اس کے مینڈیٹ کے نفاذ کے لئے کمیشن کو مناسب انسانی اور مالی وسائل فراہم کریں؛

د) کمیشن کو حقوق کے اداروں کی گوبل الائنس آف نیشنل ہومن رائٹس کے اداروں سے سند حاصل کرنے کیلئے حوصلہ افزائی کریں؛

خواتین انسانی حقوق کے محافظ:

25) کمیٹی کو ان خبروں پر تشویش ہے کہ خواتین کے حقوق انسانی کے محافظوں اور سیاسی کارکنوں کو اکثر انتقام، ہراساں اور دھمکیوں کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔ کمیٹی تشویش کے ساتھ نوٹ کرتی ہے کہ غیر سرکاری تنظیموں کے لئے غیر ملکی فنڈز (رقوم) کے حصول کے طریقہ کار میں شفافیت کا فقدان ہے اور یہ بھاری بھرکم کام ہے اور امتیازی سلوک کے ساتھ اس کا اطلاق ہوتا ہے۔

26) کمیٹی سفارش کرتی ہے کہ ریاستی پارٹی اس بات کو یقینی بنائیں کہ خواتین انسانی حقوق کے محافظ اور سیاسی کارکن اپنے سیاسی حقوق کو بروئے کار لاسکیں اور اُن کو دھمکیوں، انتقامی کارروائیوں اور تشدد سے مناسب تحفظ فراہم کرسکیں اور ایسی حرکتوں کے مرتکب افراد کے خلاف قانونی کارروائی اور مناسب سزا دی جائے کمیٹی یہ بھی سفارش کرتی ہے کہ ریاستی پارٹی غیر سرکاری تنظیموں کے لئے غیر ملکی فنڈنگ حاصل کرنے کے طریقہ کار پر نظر ثانی کرے اور اس بات کو یقینی بنائے کہ وہ آزادانہ طور پر اپنی وکالت / پرچار / امداد کے کام کو سرانجام دے سکیں۔

عارضی خصوصی اقدامات:

27) کمیٹی تشویش کے ساتھ نوٹ کرتی ہے کہ ریاستی پارٹی کنونشن کے آرٹیکل نمبر 4 (1) کے تحت عارضی خصوصی اقدامات کا باقاعدہ استعمال نہیں کرتی تاکہ تمام شعبوں میں خواتین اور مردوں کے مابین واضح مساوات کے حصول کو تیز کیا جاسکے جہاں خواتین کو ریاستی پارٹی میں کم تعداد میں اور محروم رکھا جاتا ہے۔

28) کنونشن کے آرٹیکل نمبر 4 (1) کے تحت اور عارضی خصوصی اقدامات سے متعلق اپنی عمومی سفارش نمبر 25 (2004) کو یاد کرتے ہوئے کمیٹی سفارش کرتی ہے کہ:

الف) وقتی اہداف کے ساتھ عارضی خصوصی اقدامات بشمول کوٹہ عدم تعمیل پر پابندیوں کے ساتھ اپنائیں تاکہ تمام شعبوں میں خواتین اور مردوں کی حقیقی مساوات کے حصول کو تیز کیا جاسکے جہاں خواتین بشمول دیہی خواتین' تارکین وطن اور سیاسی پناہ مانگنے والی خواتین اور معذور خواتین کو کم نمائندگی یا نمائندگی سے محروم رکھا جاتا ہے جیسے سیاسی اور عوامی زندگی، تعلیم اور ملازمت بشمول انتظامی عہدوں اور سرکاری نوکری میں'

ب) خواتین اور مردوں کے مابین واضح مساوات کے حصول کیلئے عارضی خصوصی اقدامات کی غیر متعصّبانہ نوعیت پر فیصلہ سازوں اور آجروں کی صلاحیت بڑھانے کیلئے پروگراموں کا انعقاد کرنا۔

دقیانوسی تصورات اور نقصان دہ رواج/طریقے:

29) کمیٹی کو تشویش ہے کہ خاندان اور معاشرے میں خواتین اور مردوں کے کردار اور ذمہ داریوں کے بارے میں مستقل دقیانوسی امتیازی سلوک جس میں خواتین ہمیشہ مردوں کے ماتحت ہوتی ہیں' جو ریاستی پارٹی میں مذہب کی بنیاد پر تقسیم کار کی وجہ سے اضافہ پر فکر مند ہے۔ خصوصی طور پر ایسے نقصان دہ رواج (طور طریقے) پر جو خواتین کے ساتھ امتیازی سلوک میں تسلسل کا باعث ہیں' پر سخت تشویش ہے جیسے بچپن کی شادی اور زبردستی کی شادی اور نام نہاد غیرت کے کے نام پر کئے جانے والے جرائم (کاروکاری)۔

30) یہ اپنی پچھلی اختتامی جائزے CEDAW/C/PAK/CO/4' پیرا نمبر 21 اور 22) اور خواتین کے ساتھ امتیازی سلوک کے خاتمے کے لئے کمیٹی کی مشترکہ عمومی سفارش نمبر 31 نقصان دہ طریقوں کے متعلق بچوں کے حقوق (2019) پر کمیٹی کے عمومی تبصرہ نمبر 18 کو یاد کرتے ہوئے کمیٹی سفارش کرتی ہے کہ ریاستی پارٹی امتیازی سلوک اور نقصان دہ طریقوں کو ختم کرنے کے لئے ایک جامع حکمت عملی اپنائے جیسے بچوں کی کم عمری کی شادی اور جبری شادیوں اور نام نہاد ''غیرت'' (کاروکاری) کے نام پر کئے جانے والے جرائم جس میں عام لوگوں' والدین' مذہبی اور مقامی آبادی کے رہنماؤں اور میڈیا کو ہدف بناتے ہوئے مجرمانہ نوعیت اور اس طرح کے طریقہ کار کے نقصان دہ اثرات پر سماجی تنظیموں اور خواتین کی تنظیموں کے تعاون سے شعور بیدار کرنا اور تعلیم شامل ہے۔

خواتین کے خلاف صنف پر مبنی تشدد:

31) کمیٹی تشویش کے ساتھ نوٹ کرتی ہے کہ:

الف) یہ حقیقت ہے کہ ازدواجی زیادتی کو فوجداری قانون (ترمیمی) (عصمت دری سے متعلق جرائم) ایکٹ 2016ء کے تحت کسی مجرمانہ فعل کے طور پر تسلیم نہیں کیا گیا ہے'

ب) خواتین کے خلاف صنف کی بنیاد پر تشدد کا بہت زیادہ پھیلاؤ اور گھریلو تشدد کو معاشرتی قبولیت' خواتین کے خلاف صنف پر مبنی تشدد کو کم سمجھنے اور مجرموں کے لئے استثنیٰ'

ج) ججوں' استغاثہ' پولیس افسران اور طبی عملے کے مابین خواتین اور لڑکیوں کے خلاف صنف کی بنیاد پر تشدد کے سلسلے میں آگاہی اور تربیت کا فقدان تاکہ وہ اس طرح کے معاملات کو صنفی حساسیت میں موثر انداز سے نبھائیں۔

د) صنف کی بنیاد پر تشدد کا نشانہ بننے والی خواتین اور لڑکیوں کیلئے پناہ گاہوں کی ناکافی تعداد اور صلاحیت اور ان کے لئے طبی اور نفسیاتی بحالی خدمات کی کمی'

ڈ) جاری کردہ حفاظتی احکامات کی تعداد اور تعمیل کی متعلقہ شرح پر اعداد و شمار کی کمی'

32) خواتین کے خلاف صنف کی بنیاد پر تشدد سے متعلق کمیٹی کی عمومی سفارش نمبر 35 (2017ء)' عمومی سفارش نمبر 19 اور اس کے اختتامی جائزے CEDAW/C/PAK/CO/4)' پیرا نمبر 22) کا تذکرہ کرتے ہوئے کمیٹی سفارش کرتی ہے کہ ریاستی پارٹی:

الف) گھریلو تشدد اور ازدواجی عصمت دری سمیت خواتین پر ہر طرح کے صنف کی بنیاد پر تشدد کو جرم قرار دینے کے لئے قانون سازی کریں،

ب) گھریلو تشدد پر خصوصی توجہ کے ساتھ خواتین کے خلاف صنف کی بنیاد پر ہر طرح کے تشدد سے نمٹنے کے لئے ایک قومی پلان کو اپنائیں،

ج) خواتین پر صنفی بنیادوں پر تشدد کے جرائم کے قوانین کی دفعات کے سختی سے اطلاق پر ججوں، استغاثہ، پولیس افسران اور قانون نافذ کرنے والے دیگر عہدیداران کے لئے صلاحیت بڑھانے کی تربیت کا باقاعدہ انعقاد کروائیں اور صنفی حساسیت کے تفتیش کے طریقہ کار اور طبی عملے کے لئے لازمی تربیت متعارف کروائیں،

د) اپنے پورے علاقے میں تشدد کا نشانہ بننے والی خواتین کے لئے جامع اور قابل رسائی پناہ گاہوں کی دستیابی کو یقینی بنائیں اور مناسب فنڈز، تربیت یافتہ عملہ کی فراہمی اور باقاعدگی سے ان خدمات کی نگرانی کر کے متاثرین کے لئے طبی اور نفسیاتی مدد کی خدمات کے ساتھ ساتھ قانونی مشاورت اور بحالی خدمات کو تقویت بخشیں،

ڈ) عمر، علاقے، معذوری اور متاثرہ اور مجرم کے مابین تعلقات کے لحاظ سے صنف پر مبنی تشدد کی تمام اقسام کے اعداد و شمار کو منظم اور اُن کا تجزیہ کریں، نیز جاری کردہ حفاظتی احکامات کی تعداد، قانونی چارہ جوئی اور مجرموں پر عائد سزاؤں کے بارے میں اعداد و شمار اکٹھا کریں اور آئندہ پیریاڈک رپورٹ میں شامل کریں،

انسانی اسمگلنگ اور جسم فروشی کا استحصال:

33) کمیٹی ریاستی پارٹی کی جانب سے انسانی سمگلنگ کے خلاف مقابلہ بین الاقوامی تعاون کے ذریعے کوششوں کی تعریف کرتی ہے۔ کمیٹی یہ پری وِنشن آف ٹریفکنگ اِن پرسنز ایکٹ اور پری وِنشن آف سمگلنگ آف مائیگریشن ایکٹ کے اختیار کرنے کو سراہتی ہے تاہم کمیٹی تشویش کے ساتھ نوٹ کرتی ہے کہ:

الف) گھریلو ملازمین کی غلامی سمیت جبری یا غلامانہ مشقت کے لئے بڑے پیمانے پر خواتین اور لڑکیوں کی اسمگلنگ،

ب) حقیقت یہ ہے کہ ریاستی پارٹی، جبری شادی کے مقصد سے اسمگلنگ کا گڑھ، راہداری اور منزل کا ملک بنا ہوا ہے،

ج) قومی سطح پر اسمگلنگ کے خلاف کارروائی کو مربوط کرنے کے لئے بین الوزارتی نظام کی عدم موجودگی،

د) اسمگلنگ سے نمٹنے کے لئے قومی ایکشن پلان کی عدم موجودگی،

ڈ) غیر سرکاری تنظیموں کے لئے غیر محفوظ فنڈنگ، جو پناہ گاہیں چلا رہی ہیں اور اسمگلنگ سے متاثرین کو مدد فراہم کر رہی ہیں،

ذ) خواتین کی اسمگلنگ کا خطرہ، خاص طور پر غربت میں رہنے والی خواتین، بے روزگار خواتین، دیہی خواتین اور معذور خواتین،

34) کمیٹی سفارش کرتی ہے کہ ریاستی پارٹی:

الف) پریوینشن آف ٹریفکنگ ان پرسنز ایکٹ اور پریوینشن آف اسمگلنگ آف مائگریشن ایکٹ کے موثر نفاذ بشمول ججوں، استغاثہ، سرحدی پولیس، امیگریشن حکام اور قانون نافذ کرنے والے دیگر عہدیداران کے لئے باقاعدہ تربیت کے ذریعے نفاذ کو یقینی بنائیں اور خصوصاً عارضی نوکریوں پر ملازمت دینے والے شعبوں میں اور نجی گھروں میں مزدوری کرنے والے گھروں کے معائنہ / نگرانی کو تقویت بخشیں،

ب) اس بات کو یقینی بنائیں کہ متاثرین کو جامع اور قابل رسائی پناہ گاہوں اور معاون خدمات تک رسائی حاصل ہو جن میں نفسیاتی مدد اور موثر حل شامل ہیں'

ج) ان ممالک کی جبری شادیوں کی اکائیوں سے / جہاں لڑکیوں اور خواتین کو زبردستی شادی کے مقصد سے اسمگل کیا جاتا ہے ان کے ساتھ تعاون کو مضبوط بنائیں اور ان کی جلد واپسی کو یقینی بنائیں'

د) اس بات کو یقینی بنائیں کہ اسمگلنگ کے مقدمات کی موثر تحقیقات کی جائے اور ان کے خلاف قانونی چارہ جوئی کی جائے اور جو بھی قصوروار پائے گئے ان کو مناسب سزا دی جائے'

ڈ) قومی سطح پر اسمگلنگ کے خلاف کارروائی کو مربوط کرنے کے لئے ایک خصوصی بین الادارہ نظام کے قیام میں تیزی لائیں اور اس کے لئے مناسب انسانی، تیکنیکی اور مالی وسائل مختص کریں'

ذ) انسانی اسمگلنگ سے نمٹنے کے لئے قومی ایکشن پلان کو اپنانے میں تیزی لائیں اور اپنی اگلی پیریاڈک رپورٹ میں اس کے نتائج سے متعلق معلومات فراہم کریں'

ر) غیر سرکاری تنظیموں کے لئے پناہ گاہیں چلانے کے لئے جو اسمگلنگ کے متاثرین کو طبی' نفسیاتی اور معاشرتی بحالی کی خدمات فراہم کرتے ہیں فنڈز میں اضافہ کریں'

ز) خواتین اور لڑکیوں میں مجرمانہ نوعیت اور اسمگلنگ کے خطرات کے بارے میں شعور بیدار کرنے کو جاری رکھیں' اسمگلنگ کا نشانہ بننے والی خواتین اور لڑکیوں کی ابتدائی شناخت کے بارے میں عدلیہ' قانون نافذ کرنے والے افسران اور بارڈر پولیس کو تربیت فراہم کریں اور اس بات کو یقینی بنائیں کہ متاثرین کو مناسب خدمات فراہم کی جائے'

س) عدلیہ' قانون نافذ کرنے والے عہدیداران' سماجی کارکنوں اور طبی پیشہ ور افراد کو اسمگلنگ کے متاثرین کے ساتھ کام کیلئے صنفی حساس سلوک کی تربیت فراہم کریں'

ش) داخلی اور سرحد پار سے اسمگلنگ سے متعلق الگ اعداد و شمار جن میں جرائم پیشہ افراد کی کارروائیوں کی تعداد اور اسمگلنگ سے وابستہ جرائم کے مرتکب افراد کو عائد کی جانے والی سزاؤں شامل ہیں کو اکٹھا کرنے کو یقینی بنائیں اور اسے اگلی پیریاڈک رپورٹ میں شامل کریں'

سیاسی و سماجی زندگی میں برابر کی شرکت:

35) کمیٹی نوٹ کرتی ہے کہ الیکشن کمیشن آف پاکستان نے خواتین کی سیاسی زندگی میں شمولیت کو فروغ دینے کے لئے 2014-2017 کی مدت کے لئے ایک حکمت عملی کا منصوبہ مرتب کیا ہے تاہم یہ اپنی تشویش کا اعادہ کرتی ہے کہ:

الف) یہ کہ سیاسی اور سماجی زندگی میں خواتین کی شرکت کی سطح کم ہے خاص طور پر فیصلہ سازی کے عہدوں اور صوبائی اور مقامی انتظامیہ کے ساتھ ساتھ سفارتی خدمات میں بھی'

ب) یہ کہ قومی اسمبلی میں صرف 22 فیصد نشستیں خواتین کے لئے مخصوص ہیں'

ج) خاندان اور معاشرے میں خواتین اور مردوں کے کردار سے متعلق امتیازی دقیانوسی تصورات کے نتیجے میں خواتین کو حق رائے دہی سے روکتے ہیں اور انہیں انتخابات میں حصہ لینےنہیں دیتے '

د) یہ کہ ہائی کورٹس میں خواتین کی شرکت کی سطح کم ہے اور یہ کہ سپریم کورٹ میں خواتین جج نہیں ہیں (CEDAW/C/PAK/CO/4 ' پیرا نمبر 25)

36) کنونشن کے آرٹیکل نمبر 4(1) اور خواتین کی سیاسی اور عوامی زندگی کے متعلق کمیٹی کی عمومی سفارشات نمبر 23 اور 25 (1997) کو مدنظر رکھتے ہوئے کمیٹی ریاستی پارٹی سے مطالبہ کرتی ہے کہ:

الف) بین الاقوامی معیار کے مطابق قومی اسمبلی، صوبائی اسمبلیوں اور سینٹ میں خواتین کی نمائندگی کے لئے کم سے کم تیس فیصد کوٹے تک اضافہ کرنے کے لئے انتخابی قانون میں ترمیم کریں،

ب) خواتین کی زبردستی حق رائے دہی سے روکنے کی صورت میں شکایات درج کرنے کے لئے ایک طریقہ کار مرتب کریں اور الیکشن کمیشن آف پاکستان کے ذریعے پیش کردہ مسودہ بل کو اپنائیں جس میں خواتین کے ووٹ ڈالے جانے والے تمام ووٹوں کے 10 فیصد سے بھی کم ہو تو انتخابات میں دوبارہ پولنگ کی ضرورت پڑتی ہے،

ج) فیصلہ سازی میں خواتین کی شرکت کی اہمیت کے بارے میں شعور بیدار کرنے کی سرگرمیوں کا انعقاد کریں،

د) عارضی خصوصی اقدامات جیسے برابری کی اہلیت کے معاملات میں خواتین کی ترجیحی بھرتی جیسے اہداف کے اقدامات تاکہ اعلیٰ عدالتوں میں خواتین ججوں کی تعداد میں اضافہ اور سپریم کورٹ میں تقرری کو یقینی بنایا جاسکے۔

قومیت:

37) کمیٹی نوٹ کرتی ہے کہ ریاستی پارٹی کے آئین کا آرٹیکل نمبر 25 اپنے شہریوں کی مساوات کی ضمانت دیتا ہے تاہم یہ تشویشناک ہے کہ سیٹزن شپ ایکٹ آف 1951ء کی دفعہ نمبر 10 میں پاکستانی خواتین کے لئے غیر ملکی شوہر کو اپنی قومیت منتقل کرنے کی شرائط پاکستانی مردوں کی نسبت زیادہ سخت ہیں۔

38) کمیٹی ریاستی پارٹی کو تجویز کرتی ہے کہ وہ سیٹزن شپ ایکٹ آف 1951ء کی دفعہ 10 میں ترمیم کریں تاکہ پاکستانی مردوں کے ساتھ برابری کی بنیاد پر پاکستانی خواتین بھی غیر ملکی شریک حیات کو اپنی قومیت منتقل کرنے کے لئے کنونشن کے آرٹیکل نمبر 9 کی مکمل تعمیل میں لاسکیں۔ مزید براں کمیٹی ریاستی پارٹی کو دعوت دیتی ہے کہ وہ بے وطن افراد کی صورتحال سے متعلق 1954ء کے کنونشن اور کنونشن آن دی ریڈکشن آف سٹیٹ لس نیس کی توثیق پر غور کریں۔

تعلیم:

39) کمیٹی ریاستی پارٹی کی جانب سے خواتین اور لڑکیوں کی ہر سطح تک تعلیم کی رسائی بڑھانے کی کوششوں کو سراہتی ہے تاہم اسے تشویش ہے کہ:

الف) سرکاری اعداد و شمار کے مطابق ایک اندازے کے مطابق پانچ سال سے سولہ سال تک کی عمر کے 22.8 ملین بچے سکولوں سے باہر ہیں جن میں 12.6 ملین لڑکیاں شامل ہیں،

ب) معذور لڑکیوں اور دیہی علاقوں میں رہنے والی لڑکیوں کی تعلیم تک محدود رسائی (کی وجوہات میں) تعلیم میں ناکافی سرمایہ کاری، سہولیات کی عدم فراہمی اور والدین کہ وہ لڑکیوں کو صرف لڑکیوں کے سکولوں میں خصوصاً ثانوی سطح پر داخل کروانا چاہتے ہیں جو اکثر دیہات میں دستیاب نہیں ہوتے شامل ہیں،

ج) لڑکیوں کے پرائمری تا ثانوی تعلیم کی شرح 52 فیصد ہے،

40) کمیٹی سفارش کرتی ہے کہ ریاستی پارٹی:

الف) قانون سازی کریں اور لڑکیوں کے سکولوں میں اندراج کو بڑھانے اور سکول چھوڑنے کی شرح کم کرنے کے لئے خاص طور پر ثانوی سطح کی تعلیم میں باضابطہ طور پر والدین (یا سرپرستوں) کو سکول حاضری کیلئے ذمہ دار ٹھہرانے سمیت تمام ضروری اقدامات کریں، دوبارہ داخلے کی پالیسی مرتب کرنا تاکہ نوجوان خواتین حمل کے بعد دوبارہ سکول جاسکیں اور تعلیمی نظام میں لڑکیوں کو دوبارہ داخلہ دینے کیلئے پروگرام اپنائے جائیں،

ب) سکول کے نصاب میں 1) صنفی مساوات پر جامع اور قابل رسائی مواد جن میں خواتین کے حقوق اور عوامی زندگی میں خواتین کی مثبت تصویر کشی شامل ہیں۔ 2) جنسی اور تولیدی صحت پر عمر کی مناسبت سے تعلیم، جس میں نوعمر لڑکیوں اور لڑکوں سے متعلقہ جنسی تعلیم کی جامع تعلیم خاص طور پر ذمہ دار جنسی رویہ پر زور دیا گیا ہو، شامل اور مرتب کریں۔

ج) سکولوں میں لڑکیوں کے اندراج، حاضری اور سکول برقرار رکھنے اور ان کے دوبارہ داخلہ لینے کی حوصلہ افزائی کے لئے مستحکم اور نگرانی کے اقدامات کریں۔ خاص طور پر ثانوی اور اس کے بعد کالج یا یونیورسٹی کی سطح پر اور غربت میں رہنے والی لڑکیاں، دیہی علاقوں میں رہنے والی لڑکیاں، حاملہ لڑکیاں اور نوعمر مائیں اور ان کے لئے براہ راست تعلیمی اخراجات کا خاتمہ اور بالواسطہ تعلیمی اخراجات میں کمی کرتے ہوئے۔

ملازمت:

41) بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام اور صوبائی سطح پر منظور کردہ قانون سازی جیسے بہت سارے مثبت اقدامات کو مدنظر رکھتے ہوئے، کمیٹی تشویش کے ساتھ نوٹ کرتی ہے:

الف) ریاستی پارٹی میں صنفی تنخواہ میں واضح فرق 34 فیصد ہے جو عالمی اوسط سے دوگنا ہے،

ب) خواتین کے لئے مزدور افرادی قوت کی شرکت کی بہت کم شرح (23.9 فیصد)

ج) غیر رسمی حیثیت میں خواتین کی بڑی تعداد، خاص طور پر زراعت کے شعبے میں جہاں وہ مزدور قانون (لیبر قانون) اور سماجی تحفظ کے پروگراموں جن میں کم سے کم اجرت کا تحفظ، اوور ٹائم معاوضہ اور زچگی کی چھٹی شامل ہیں، اُس سے محروم ہیں،

د) ملازمت پر کام کرنے والی خواتین کی تعداد کے بارے میں قابل اعتماد اعداد و شمار کی کمی جن میں گھر میں کام کرنے والی خواتین، گھریلو ملازم خواتین، بلا معاوضہ دیکھ بھال کرنے والی خواتین کارکنان، معذور خواتین اور مہاجر خواتین شامل ہیں،

ڈ) 2018ء میں اعلیٰ اور درمیانے درجے کے انتظامی عہدوں پر خواتین کی شرکت کی بہت کم سطح (4.2 فیصد)

ذ) کاروباری خواتین کی فیصد شرح بے حد کم ہے (ایک اندازے کے مطابق ایک فیصد)

42) کمیٹی سفارش کرتی ہے کہ:

الف) مساوی کام کے لئے مساوی قیمت کے اُصول کو موثر طریقے سے نافذ کریں، خاص طور پر نجی شعبے میں صنفی تنخواہوں کے فرق کو کم اور ختم کرنے کے لئے،

ب) خواتین اور مردوں کے مابین گھرانے اور دیکھ بھال کی ذمہ داریوں میں برابر کی شرکت کو فروغ دیں، کام کرنے کے انتظامات میں لچک کو متعارف کروا کر بچوں کی نگہداشت کی سہولیات کی تعداد میں اضافہ کرنا، اور اپنے بچوں کی دیکھ بھال کرنے والے مردوں اور خواتین کی، جو پیدائش کے بعد کام پر واپس جانے کا انتخاب کرتے ہیں، کی معاشرے میں قبولیت بڑھانے کے لئے جدید اقدامات متعارف کروانا،

ج) خواتین کو غیر رسمی سے رسمی معیشت میں منتقل کرنے کو فروغ دیں اور مزدور تحفظ اور سماجی تحفظ کی وسعت کو بڑھائیں، جن میں غیر رسمی معیشت میں خواتین کیلئے طے شدہ پینشن اسکیم اور عالمی صحت انشورنس نظام شامل ہیں اور خواتین میں پیشہ ورانہ اور تیکنیکی تربیت کے اقدامات کے ذریعے باضابطہ معیشت میں داخلے کو فروغ دے کر بیروزگاری کو کم کریں،

د) خواتین کے روزگار سے متعلق اعداد و شمار کے لئے صنفی باخبر معلومات کے نظام کا اجراء کریں اور اسے ترقی دیں خاص طور پر گھر میں کام کرنے والی خواتین، گھریلو ملازم خواتین، بلا معاوضہ دیکھ بھال کرنے والی خواتین کارکنان، معذور خواتین اور مہاجر خواتین کے حوالے سے،

ڈ) عالمی ادارہ محنت کے کنونشن نمبر **156**، ورکرز ود فیملی ریسپانسبلٹی کنونشن برائے **1981**ء (کارکنان خاندانی ذمہ داریوں کے ساتھ کنونشن **1981**ء) کی توثیق کرنے پر غور کریں،

ذ) انتظامی اور قائدانہ عہدوں پر خواتین کی شرکت کو فروغ دینا جن میں کوٹے یا روزمرہ کے قاعدے سے ہٹ کر عہدہ کیلئے منتخب کرنے کے عمل کے اقدامات شامل ہیں۔

صحت:

43) کمیٹی تولیدی، زچگی، نوزائیدہ، بچے، نوجوانوں کی صحت اور غذائیت اور عملی منصوبے سے متعلق مسائل سے نمٹنے کے لئے مربوط ترجیحی اقدامات کیلئے نیشنل وژن 2025-2016 کو اپنانے پر ریاستی پارٹی کی تعریف کرتی ہے تاہم یہ نوٹ کرتی ہے کہ ایکشن پلان عمل درآمد کے اشارے، اہداف اور بجٹ میں رقم کے مختص کرنے پر عمل درآمد کرنے میں ناکام رہے۔ مزید براں کمیٹی تشویش کے ساتھ نوٹ کرتی ہے:

الف) ریاستی پارٹی میں زچگی کی شرح اموات کی بڑی شرح،

ب) خواتین کی خاندانی منصوبہ بندی کی خدمات بشمول جدید مانع حمل تک محدود رسائی،

ج) وضع حمل کے مانع قوانین جس کی وجہ سے خواتین کا غیر محفوظ طریقوں کا استعمال اور وضع حمل کے بعد ناکافی دیکھ بھال کی صورتحال،

د) ریاستی پارٹی میں وضع حمل کے ناسور کے بڑے واقعات، ہنر مند دایوں کی عدم موجودگی میں بچے کی پیدائش میں طویل رکاوٹ کے نتیجے کے طور پر نیز ائیٹروجینک فسٹولا (جراحی کے دوران غفلت یا علاج کے دوران زخم کا ناسور) جو حمل کی جراحی کی وجہ سے یا ہسٹریکٹومی (بچہ دانی کو پورا یا اس کا حصہ نکالنے) کے دوران جراحی میں غفلت کی وجہ سے پایا جاتا ہے،

ڈ) معذور خواتین خاص طور پر اداروں میں رہائش پذیر خواتین کو نس بندی کا پابند بنانا اور قانونی شناخت کے مقصد کے لئے بین جنسی افراد پر صنفی تفویض سرجری (خواجہ سراؤں کو اُن کی شباہت کے لحاظ سے بذریعہ جراحی یا ہارمون مرد یا عورت کی مشابہت میں تبدیلی) کی کارگردگی اور متاثرین کی انصاف تک رسائی،

44) خواتین اور صحت سے متعلق اپنی عمومی سفارش نمبر **24** (**1999**) کے تحت، کمیٹی سفارش کرتی ہے کہ ریاستی پارٹی نیشنل وژن **2025-2016** اور اس کے عملی منصوبے کو واضح وقتی اہداف کے ساتھ اس کے نفاذ کو یقینی بنائیں اور ان کی کامیابیوں میں ہم آہنگی اور نگرانی کے لئے ایک مستقل ادارہ قائم کرے۔ مزید براں کمیٹی سفارش کرتی ہے کہ ریاستی پارٹی:

الف) صحت کی دیکھ بھال کی سہولیات اور تربیت یافتہ اہلکاروں کے ذریعے فراہم کردہ طبی امداد تک خواتین کی رسائی خاص طور پر دیہی اور دور دراز علاقوں تک بہتر بنائیں اور تمام صوبوں میں صحت کے شعبے میں معقول افرادی و مادی وسائل کی فراہمی کہ خواتین اور لڑکیوں کی تمام شعبہ جات تک باآسانی رسائی ممکن ہو سکے،

ب) زچگی کی شرح اموات کی بڑی شرح کو کم کرنے اور ریاستی پارٹی میں سستی جدید مانع حمل طریقوں تک رسائی کو یقینی بنانے کی کوششوں کو مضبوط بنانا،

ج) اسقاط حمل سے متعلق قانون کا جائزہ لیتے ہوئے اس ضمن میں اسقاط حمل کو قانونی حیثیت دینے کے نظریہ کے ساتھ کہ وہ عصمت دری، حاملہ عورت کی جان کو خطرہ ہو یا جنین کی خرابی، اور دیگر تمام معاملات میں جائز قرار دینے کے نظریہ کے ساتھ اس بات کو یقینی بنانے کے لئے ہدایات (رہنما اُصول) تیار کریں کہ عورتوں اور لڑکیوں کو اسقاط حمل کے بعد محفوظ نگہداشت تک رسائی حاصل ہو،

د) زچگی کے وضع حمل کے ناسور کے بے شمار واقعات اور جسمانی اور معاشی رکاوٹوں کا سدباب کرنا، جس کے نتیجے میں خواتین کو بچے کی پیدائش سے قبل، بچے کی پیدائش کے دوران اور بعد از پیدائش کی دیکھ بھال تک رسائی محدود ہو سکتی ہے۔

ڈ) اس بات کو یقینی بنائیں کہ جبری نس بندی کے مرتکب افراد کے خلاف قانونی کارروائی اور مناسب سزا دی جائے، غیر ضروری صنفی تفویض سرجری کے قانون اور عمل کو روکیں، متاثرین کو انصاف تک رسائی حاصل کرنے سے روکنے والی رکاوٹوں کی نشاندہی کریں اور ان کو ختم کریں اور اس بات کو یقینی بنائیں کہ انہیں معاوضے سمیت موثر بحالی تک رسائی حاصل ہے،

دیہی خواتین:

45) کمیٹی وومن پراپرٹی رائٹس ایکٹ 2019 (خواتین کا جائیداد کے حق کا قانون مجریہ 2019ء) کے نفاذ کو سراہتی ہے تاہم اسے امتیازی سلوک اور رواج کے استحکام کے بارے میں تشویش ہے جو خواتین کو زمین اور دیگر املاک وراثت ملنے یا ان کے حصول سے روکتی ہے کمیٹی دیہی خواتین کو صحت کی دیکھ بھال اور دیگر خدمات تک رسائی حاصل کرنے اور معاشرتی سطح پر تعلیم اور فیصلہ سازی کے عمل تک رسائی میں درپیش مشکلات کے بارے میں بھی فکرمند ہے۔

46) دیہی خواتین کے حقوق کے بارے میں اپنی عمومی سفارش نمبر **34** (**2016**) کے تحت کمیٹی سفارش کرتی ہے کہ ریاستی پارٹی:

الف) خواتین کے جائیداد (املاک) کے حقوق کے قانون مجریہ **2019** کو موثر طریقے سے نافذ کریں وراثت' خریداری یا تقسیم کے ذریعے خواتین کی زمین تک رسائی میں اضافہ کریں اور خواتین کی زمین کی ملکیت کا تحفظ کریں'

ب) امتیازی سلوک اور رواج کا خاتمہ جو دیہی خواتین کو جائیداد کے حصول اور وراثت سے روکتا ہے جن میں زمین کے استعمال سے اور فیصلہ سازوں اور مستحقین کی حیثیت سے حصہ لینا بھی شامل ہیں'

ج) دیہی خواتین کی صحت کی دیکھ بھال اور تعلیم سمیت دیگر بنیادی خدمات تک رسائی کو تقویت بخشیں' فیصلہ سازی میں ان کی شرکت کو فروغ دیں اور ان کو تمام متعلقہ پالیسیوں اور حکمت عملیوں کے ڈیزائن' ترقی' عمل درآمد' نگرانی اور جائزے میں شامل کریں۔

خواتین کے پسماندہ گروہ:

47) کمیٹی تشویش کے ساتھ نوٹ کرتی ہے کہ:

الف) نسلی اقلیتی گروہوں سے تعلق رکھنے والی خواتین اور لڑکیوں خاص طور پر احمدی' عیسائی' دلت' ہندو' روما' سماج کی نظر میں نیچ ذات' شیڈی اور سکھ خواتین اور لڑکیوں کے ساتھ امتیازی سلوک اور دقیانوسی رویوں کے تحت برتاؤ جو بعض اوقات اغواء اور جبری طور پر مذہب کی تبدیلی کا شکار ہو جاتی ہیں۔

ب) امتیازی سلوک کی متنازعہ صورتوں کا سامنا کرنے والی خواتین کی صورتحال پر ناکافی معلومات اور اعداد و شمار جس میں معذور خواتین' احمدی' عیسائی' دلت' ہندو' روما' سماج کی نظر میں نیچ ذات' شیڈی اور سکھ خواتین اور لڑکیاں شامل ہیں'

48) کمیٹی سفارش کرتی ہے کہ ریاستی پارٹی:

الف) نسلی اور مذہبی اقلیت والے گروہوں' خصوصاً احمد' عیسائی' دلت' ہندو سماج کی نظر میں نیچ ذات' روما' شیڈی اور سکھ خواتین اور لڑکیوں سے تعلق رکھنے والی عورتوں اور لڑکیوں سے متعلقہ مختلف النوع قسم کے امتیازی سلوک کے مسائل کو حل کرنا'

ب) انسانی حقوق کی انفارمیشن مینجمنٹ سسٹم کے ذریعہ امتیازی سلوک کی متنازعہ اقسام کا سامنا کرنے والی خواتین کے بارے میں جمع کردہ متفرق معلومات بلحاظ جنس' عمر' معذوری' نسل' مذہب اور جغرفیائی محل وقوع اپنی اگلی پیریاڈک رپورٹ میں مہیا کریں'

شادی اور خاندانی تعلقات:

49) کمیٹی شادی اور خاندانی تعلقات کے سلسلے میں متعدد قانونی نظاموں کے وجود کے بارے میں فکرمند ہے یہ 2017ء میں ہندو میرج ایکٹ کے نفاذ کے ساتھ ساتھ بلوچستان اور پنجاب کے صوبوں میں خاندانی اور ذاتی حیثیت کے دیگر قوانین کا بھی خیر مقدم کرتی ہے کمیٹی وفد کے ذریعہ فراہم کردہ معلومات کا مزید خیر مقدم کرتی ہے کہ اس وقت ریاستی پارٹی سکھوں کیلئے شادی کا بل تیار کر رہی ہے۔

تاہم کمیٹی کرسچن میرج (شادی) ایکٹ اور کرسچن ڈائیورس (طلاق) ایکٹ میں ترمیم کے بارے میں تاخیر کو نوٹ کرتی ہے اور کمیٹی کو یہ بھی تشویش ہے:

الف) کہ بچپن کی شادی اور جبری شادی ریاستی پارٹی میں برقرار ہے؛

ب) کہ عورتوں کی شادی کی کم از کم عمر سولہ سال ہے جبکہ مردوں کی اٹھارہ سال ہے؛

ج) کہ قانونی طور پر مخصوص حالات میں کثرت ازدواج کی اجازت ہے؛

د) غیر متفقہ طلاق کے مقدمات میں صرف خواتین درخواست دہندگان کو عدالت میں طلاق کی بنیاد ثابت کرنے کی ضرورت ہوتی ہے اور یہ کہ مختلف مذہبی گروہوں کے لئے طلاق کی صورت میں فراہم کی جانے والی امداد کو ہم آہنگ نہیں کیا گیا ہے؛

ڈ) کہ باپ کی موت کی صورت میں خواتین کو اپنے بچوں کی سرپرستی کے لئے ابھی بھی درخواست دینا ہوگی؛

50) کمیٹی سفارش کرتی ہے کہ ریاستی پارٹی کرسچن میرج (شادی) ایکٹ اور کرسچن ڈائیورس (طلاق) ایکٹ میں ترمیم اور سکھ برادری کے لئے شادی کے بل کو اپنائے۔ یہ مزید تجویز کرتی ہے کہ ریاستی پارٹی:

الف) پوری ریاست میں بغیر کسی استثنیٰ کے دونوں جنسوں کی شادی کی کم از کم عمر اٹھارہ سال مقرر کرنے کے لئے چائلڈ میرج ریسٹرینٹ ایکٹ میں ترمیم کا بل منظور کریں؛

ب) تعزیراتی ضابطہ میں ترمیم کرکے جبری شادی سے متعلق جرائم کو قابل دست اندازی پولیس قرار دیا جائے؛ اور لڑکیوں کی جبری شادیوں کے حوالے سے تعلیم، صحت اور نشوونما پر نقصان دہ اثرات کے بارے میں تمام مقامی آبادیوں اور ہر سطح پر شعور بیدار کرنا جاری رکھیں؛

ج) مسلم خاندانی قوانین کے آرڈیننس میں ترمیم کریں اور کثرت ازواج کی حوصلہ شکنی اور اس کی ممانعت اور موجودہ کثرت ازواج شادیوں میں خواتین کے معاشی حقوق کے تحفظ کو یقینی بنانے کے لئے تمام ضروری اقدامات اٹھائیں۔

د) اس بات کو یقینی بنائے کہ مختلف مذہبی برادریوں کے خاندانی قوانین میں طلاق کی صورت میں خواتین کو ازدواجی جائیداد میں برابری کی بنیاد پر مدد اور حصہ ملے۔

ڈ) ان قوانین میں ان تمام امتیازی شقوں میں ترمیم یا منسوخ کریں جو شادی، طلاق، سرپرستی، وراثت اور جائیداد کے حوالے سے خواتین کو غیر مساوی حقوق کا سامنا کرنا پڑتا ہے؛

51) کمیٹی جنس، عمر، نسل، مذہب، معذوری، جغرافیائی محل وقوع اور معاشرتی و معاشی پس منظر کے لحاظ سے اعداد و شمار کی کمی کے بارے میں تشویش رکھتی ہے؛ جو خواتین کی صورتحال کا درست اندازہ کرنے، امتیازی سلوک کی شدت اور نوعیت کا تعین کرنے، معلوم اور ہدف والی پالیسیاں تیار کرنے اور وہ تمام شعبہ جات جن کا کنونشن میں ذکر ہوا ہے؛ اُن تمام شعبوں میں خواتین اور مردوں کے مابین واضح مساوات کے حصول کی سمت پیشرفت کی نگرانی اور جائزہ ضروری ہے۔

52) کمیٹی ریاستی پارٹی سے مطالبہ کرتی ہے کہ وہ جنس، عمر، نسل، مذہب، ہجرت کی صورتحال، معذوری اور دیگر متعلقہ عوامل کے ذریعے متفرق اعداد و شمار جمع کرنے میں بہتری لانے کے لئے استعداد سازی کے اقدامات کو فروغ دیں۔ جو اُن پالیسیوں اور پروگراموں، جن کا مقصد خواتین کا اپنے حقوق سے مستفید ہونا ہے؛ اُن کے اثرات اور تاثیر کا اندازہ لگانے کے لئے ضروری ہے۔

کنونشن کا اختیاری پروٹوکول اور کنونشن کے آرٹیکل نمبر 20(1) میں ترمیم:

53) کمیٹی ریاستی پارٹی کی حوصلہ افزائی کرتی ہے کہ وہ اختیاری پروٹوکول کے کنونشن کی توثیق کرے اور جتنا جلد ممکن ہو کمیٹی کے اجلاس کے وقت کو مدنظر رکھتے ہوئے کنونشن کے آرٹیکل نمبر 20(1) میں ترمیم قبول کریں۔

بیجنگ اعلامیہ اور عمل کیلئے پلیٹ فارم:

54) کمیٹی ریاستی پارٹی سے مطالبہ کرتی ہے کہ وہ بیجنگ اعلامیئے اور پلیٹ فارم فار ایکشن کو استعمال کریں اور اس کنونشن میں درج حقوق کے حصول کیلئے 25 سالہ جائزہ کے تناظر میں کنوشن میں درج حقوق کے حصول کیلئے مزید جائزہ لیں تاکہ خواتین اور مردوں کے مابین بنیادی مساوات کو حاصل کیا جاسکے۔

پرچار کرنا/مشتہر کرنا:

55) کمیٹی ریاستی پارٹی سے اختتامی جائزے کو ریاستی پارٹی کی سرکاری زبان میں ہر سطح (قومی علاقائی اور مقامی) پر متعلقہ ریاستی اداروں، قومی اسمبلی، صوبائی اسمبلیوں اور عدلیہ میں مشتہر کرنے کو یقینی بنانے کی درخواست کرتی ہے تاکہ ان کے مکمل نفاذ کو قابل بنایا جاسکے۔

تیکنیکی معاونت:

56) کمیٹی سفارش کرتی ہے کہ ریاستی پارٹی اس کنونشن کے نفاذ کو اپنی ترقیاتی کوششوں کے ساتھ مربوط کرے اور اس سلسلے میں خود علاقائی یا بین الاقوامی تیکنیکی مدد سے فائدہ اٹھائے۔

دیگر اعلامیوں/معاہدوں کی توثیق:

57) کمیٹی نوٹ کرتی ہے کہ انسانی حقوق کے 9 بڑے بین الاقوامی معاونات پر ریاستی پارٹی کے عمل پیرا ہونے سے زندگی کے تمام پہلوؤں میں خواتین کو ان کے انسانی حقوق اور بنیادی آزادیوں سے مستفید ہونے کے مواقع میں اضافہ ہوگا اس لئے کمیٹی ریاستی پارٹی کی حوصلہ افزائی کرتی ہے کہ وہ تمام تارکین وطن کارکنوں اور ان کے اہل خانہ کے حقوق کے تحفظ سے متعلق بین الاقوامی کنونشن اور تمام لاپتہ افراد سے متعلق بین الاقوامی کنونشن کی توثیق کرے جس کی ابھی تک وہ فریق نہیں ہے۔

اختتامی جائزے کی پیروی:

58) کمیٹی ریاستی پارٹی سے درخواست کرتی ہے کہ وہ دو سال کے اندر درج بالا دیئے گئے پیراگراف 32(a)، 32(b)، 34(a) اور 40(a) میں شامل سفارشات پر عمل درآمد کیلئے اٹھائے گئے اقدامات کے بارے میں تحریری معلومات فراہم کرے۔

1 معاشیات، معاشرتی اور ثقافتی حقوق کا بین الاقوامی معاہدہ، شہری اور سیاسی حقوق کا بین الاقوامی معاہدہ، ہر قسم کے نسلی امتیازات کو ختم کرنے کیلئے بین الاقوامی معاہدہ، خواتین سے متعلق تمام اقسام کی امتیازی سلوک کے خاتمے کا بین الاقوامی معاہدہ، بین الاقوامی معاہدہ برائے تشدد اور دیگر ظالمانہ غیر انسانی اور تذلیلی برتاؤ یا سزا، بچوں کے حقوق کا معاہدہ، تمام پناہ گزینوں کے مشقتی کام کرنے والے اور اُن کے خاندان کے حقوق کے تحفظ کا بین الاقوامی معاہدہ، جبری گمشدگی کے تحفظ کا بین الاقوامی معاہدہ، معذور افراد کے حقوق کا معاہدہ

اگلی رپورٹ کی تیاری:

59) کمیٹی ریاستی پارٹی سے درخواست کرتی ہے کہ وہ اپنی چھٹی پیریاڈک رپورٹ جو فروری 2024 تک واجب الادا ہے' پیش کرے۔ رپورٹ وقت پر پیش کی جانی چاہیے اور اس میں پیش کرنے کے وقت تک پوری مدت کا احاطہ کرنا چاہیے۔

60) کمیٹی ریاستی پارٹی سے بین الاقوامی انسانی حقوق کے معاہدوں کے تحت رپورٹنگ سے متعلق مشترکہ رہنما خطوط بشمول مشترکہ بنیادی دستاویزات اور معاہدے سے متعلق مخصوص دستاویزات .(HRI/GEN/2/Rev.6,chap.I) پر عملدرآمد کرنے کی درخواست کرتی ہے۔